سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۰ مارچ بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو نمازیں معاف نہیں ہوتیں نمازیں باقاعدہ اور التزام سے پڑھو

جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں، اپنے اعمال کو خدائی احکام کے مطابق بناؤ

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اِس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔" (رسالہ الانذار)

جلسہ اطفال

ربوہ۔ آج مورخہ ۲۰/۳/۶۳ بروز بدھ بعد نماز مغرب اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ ہوگا تمام اطفال اور مربی صاحبان بروقت مسجد مبارک میں تشریف لاکر جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ مکرم چوہدری محمد تقی صاحب بیرسٹر کی بیماری میں آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے اور خوابیدہ مرکزی cells رفتہ رفتہ بیدار ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کے نزدیک پوری صحت کے لئے چھ ماہ کا عرصہ درکار ہے۔

احباب توجہ اور التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

جماعتِ احمدیہ ٹانگانیکا کے مخلص اور سرگرم رکن

جناب شیخ امری عبیدی ٹانگانیکا کے وزیرِ انصاف مقرر کر دیئے گئے

آپ نے ۱۴ مارچ ۶۳ء کو اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھایا

مکرم مولانا محمد منور صاحب انچارج مبلغ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مورخہ ۱۲/۳/۶۳ کو ٹانگانیکا کے وزیرِ انصاف مقرر کر دئے گئے ہیں۔ آپ نے مورخہ ۱۴/۳/۶۳ کو اپنے عہدے کا حلف اٹھایا جس کی خبر وہاں پریس اور ریڈیو پر نشر کی گئی۔ اِس سے پہلے آپ وہاں مغربی ریجن میں ریجنل کمشنر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ کو مسٹر عبداللہ فنڈ یکیرا کی جگہ وزیر مقرر کیا گیا ہے جنہوں نے وزارت سے استعفٰی دیدیا ہے کیونکہ وہ عنقریب ٹانگانیکا کی ترقیاتی کارپوریشن کے صدر کا چارج لے رہے ہیں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شیخ امری عبیدی صاحب ۱۹۵۴ء میں ربوہ تشریف لائے تھے اور دو سال تک جامعۃ المبشرین میں دینی علوم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک واپس تشریف لے گئے تھے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک و قوم اور اسلام کی احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غانا سے بھی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ایک مخلص احمدی نوجوان احمد بن عبداللہ صاحب کو ڈسٹرکٹ کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ احباب انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام

"ٹیچر لاہور" کا امتحان

۲۸ اپریل کو ہوگا

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ۲۸ اپریل بروز اتوار "ٹیچر لاہور" کا امتحان لیا جائے گا۔ یہ کتاب ختم ہو گئی تھی۔ امتحان کی غرض سے الشرکۃ الاسلامیہ اسے دوبارہ جلد شائع کروا رہی ہے۔ امید ہے کہ ایک ہفتہ تک کتاب چھپ کر آجائے گی جو لجنات کتاب منگوانا چاہتی ہیں وہ جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں اپنا آرڈر بھجوا دیں تا ایسا نہ ہو کہ پھر کتاب ختم ہو جائے۔

نیز تمام لجنات کو کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مستورات اور بچیاں امتحان میں شامل ہوں۔

صدر
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ مارچ ۶۳ء

پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے اسباب

سید صدیق الحسن صاحب گیلانی کا ایک خیال افروز مضمون "پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے اسباب" کے زیر عنوان ایک دینی قسم کے سہ روزہ کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے مضمون کا آغاز بدیں الفاظ کیا گیا ہے:-

"پاکستان میں عیسائیت کی رفتار ترقی سے مسلمانوں کے اندر شدید قسم کا اضطراب اور بے چینی پیدا ہو رہی ہے اور یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ جب تک یہاں عیسائیوں کی حکومت رہی مسلمانوں کے اندر عیسائیت کو کوئی فروغ حاصل نہ ہو سکا۔ مشنریوں کی صدیوں کی جد وجہد صرف چند مسلمانوں کو گمراہ کر سکی لیکن مسلمانوں کی اپنی حکومت کے قیام کے بعد عیسائی مشنریوں کو حیرت انگیز حد تک کامیابی نصیب ہونا شروع ہو گئی اور پاکستان میں جو چالیس عیسائی مشن کام کر رہے ہیں ان میں صرف ایک رومن کیتھولک مشن کا جریدہ پراسپکٹر کنیڈا ۵۸-۱۹۵۷ کی عیسائیت کی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان کو یوں خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوا ہے۔

کلیسا کو سب سے زیادہ کامیابی مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں پاکستان میں نصیب ہوئی ہے۔ صرف پچھلے سال آٹھ ہزار مسلمانوں کو بپتسمہ دیا گیا ہے اب وہاں دو لاکھ اٹھاسی ہزار چھ سو ترسیٹھ رومن کیتھولک عیسائی ہو چکے ہیں جبکہ پوری آبادی سات کروڑ اسی لاکھ ہے آجکل وہاں ہمارے تین سو اڑتیس پادریوں میں سے چونسٹھ پاکستانی ہیں جو ان کیتھولک عیسائیوں کی ہر طرح نگہداشت کرتے ہیں۔ کلیسا نے اس ملک میں ایک اور سنگ میل نصب کیا ہے اور تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک پاکستانی جوزف کارڈیرو کو کراچی میں لاٹ پادری مقرر کیا ہے"۔

یہ صرف ایک مشن رومن کیتھولک کا حال ہے دوسرے انتالیس مشن جن کی پشت پر برطانیہ اور امریکہ جیسی با اثر قوتیں ہیں ان کی کامیابیوں کا اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے"۔

اس کے بعد پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے اسباب پر بحث کی گئی ہے اور فاضل مضمون نگار نے بتایا ہے کہ انگریزی راج کے شروع سے ۱۹۴۱ء تک عیسائیت بڑھتی چلی گئی اس کے بعد دوسری عالمگیر جنگ کی وجہ سے یہ ترقی کچھ عرصہ کے لئے رُک گئی کیونکہ اس عرصہ میں انگریز دوسری طرف مصروف رہا مگر تقسیم ملک کے بعد عیسائیت نے پاکستان میں پھر پاؤں پھیلانے شروع کر دئے اسکے بعد فاضل مضمون نگار پاکستان بننے کے بعد عیسائیت کی ترقی کا سارا بوجھ حکام کے گردن پر لاد دیا ہے۔

ہمیں فاضل مضمون نگار کی تردید کی اسوقت چنداں ضرورت نہیں ہے۔ البتہ ہم اتنا عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسائیت کے فروغ کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ڈالنے میں ایک بڑی حد تک مبالغہ اور حکومت کے خلاف تعصب سے کام لیا ہے اور سارا زور محض معاشی ابتری پر ڈال دیا ہے یا حکومت کے کارندوں کی سادہ لوحی کو اس کی وجہ قرار دیا ہے۔ مگر انہوں نے اہل علم حضرات کی بے حسی کا تذکرہ اس تعلق میں مناسب نہیں سمجھا ہمارے نزدیک اہلِ علم حضرات کی بے حسی بھی پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کی ایک نہایت اہم وجہ ہے بلکہ بعض اہل علم حضرات نے جس طرح اسلام کو پیش کیا ہے اس سے صرف بعض مسلمان اسلام سے بیزار ہو گئے ہیں۔ خاص کر تعلیمیافتہ طبقہ۔ اس کی وضاحت ہم ایک مثال سے پیش کرتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کا ذکر ہے کہ ایک بڑے شہر میں فسادیوں نے ایک احمدی کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور مکان کے مالک کو اپنی خوشی بیانیوں سے للکار کر اندر جانا چاہتے ہی تھے کہ وہ خود باہر نکل آیا اور ہجوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا آپ کیا چاہتے ہیں! ہجوم کے لیڈر مولویوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ "مرزائیت سے توبہ کر لو"۔ مالک مکان نے کہا کہ اچھا میں توبہ کر لیتا ہوں مگر میری ایک شرط ہے انہوں نے پوچھا کیا شرط ہے بتاؤ۔ کہنے لگا کہ میں نے آج سے مرزائیت سے توبہ کی مگر مجھ کو گرجے لے چلو میں عیسائی ہو جاتا ہوں مگر اس اسلام میں جس کا تم مظاہرہ کر رہے ہو داخل ہونے کو تیار نہیں ہوں۔ یہ سنکر ہجوم پر جیسے اوس پڑ گئی خود ہی شرمندہ ہو کر سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء کی مخالف احمدیہ تحریک نے بہت سے مسلمانوں کے اندر ہی اندر دل توڑ دئے ہیں اور مزید براں ایسے علماء کا سیاسی پارٹی بازی سے پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے کی مہم نے ان کے دلوں میں اسلام کی طرف سے ایک ناقابلِ بیان تنفر پیدا کر دیا ہے چنانچہ ایک مسلمان سے جو کینیڈا ہمیشہ کے لئے جا رہا تھا راقم الحروف نے اس ہجرت کی وجہ پوچھی تو اسنے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان جہاں متعصب مولوی برسر اقتدار آنے کی کوشش کر رہا ہے میرے لئے مسلمان بن کر رہنا مشکل نظر آتا ہے اسلئے یہاں سے کوچ کر جانا ہی اچھا ہے یہی ذہنی انتشار ہے جس نے عیسائی پادریوں کے حوصلوں کو مہمیز کیا ہے اور وہ بے باک ہو کر ہر طرح کے ہتھیار لیکر پاکستان میں نکل آئے ہیں۔

پھر بعض اہلِ علم حضرات جس قسم کے اسلام کو یہاں برسر اقتدار لانا چاہتے ہیں اور جن طریقوں سے لانا چاہتے ہیں وہ اتنے غیر اسلامی اور اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں کہ خود سنجیدہ مسلمانوں کو بھی ایسے اسلام سے نفرت ہوتی جا رہی ہے اور اکثر ایسے ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہ پیشتر اسکے کہ یہاں اس ٹائپ کا انسان خدا نخواستہ برسر اقتدار آجائے بہتر ہے کہ ان کی دسترس سے ہی نکل جاؤ۔

مولویوں کے اس تشدد آمیز اسلام کے مقابلہ میں عیسائی پادری ایک نہایت نرم دلانہ رواداری اور امن پسندانہ دین پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے سلوک سے اور خدمتِ خلق کے کاموں سے عوام کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ مسلمان بھی آخر انسان ہیں وہ اس متضاد سلوک سے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ آپ اس کو لاکھ فریب کاری کہیں کچھ بھی کہیں انسان ظاہری ماحول سے ضرور متاثر ہوتا ہے یسوع مسیح کی بھیڑوں کے گیت اسلامی شیروں کی دھاڑوں سے یقیناً زیادہ پرکشش ہیں۔ چمکار اور دھتکار کا جو نفسیاتی فرق ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اللہ اللہ! وہ قرآن کریم جو الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ وہ قرآن مجید جو رحمۃ للعالمین ہے اور جس کا لانے والا رحمۃ للعالمین اور علی خلق عظیم ہے اور وہ اسلام جس کے نام ہی میں امن کا پیغام دیا گیا ہے آج اسکے ماننے والوں نے ہی دین کو اتنا دہشتناک بنا رکھا ہے اور اسکے گرد ایسی تلواروں کی باڑیں لگا دی ہیں کہ انسان سہم جاتا ہے۔

سارا بوجھ حکومت کے کارندوں پر ڈالنے کی بجائے اپنی ذہنیت کو (باقی صفحہ ۳ پر)

زندہ الہام مسیحِ قادیانیؑ اور ہے

کس لئے بے راہ روی کی یہ شکایت کس لئے
آسماں سے اُتری ہے آخر ہدایت کس لئے

پاس ہی تم کو نہیں اس کی ہدایت کا اگر
عقل سے کیا تم کو حاصل۔ وعدۂ حق بھول کر

اب یہ سیلابِ فحاشی تم سے رُک سکتا نہیں
کچے ایمانوں سے تو ابلیس جُھک سکتا نہیں

وعدۂ حق صاف ہے انا لہ لحافظون
وعدہ جب بھولا نہ بھڑکے شعلۂ ابلیس کیوں

وعدۂ حق ہے کہ بھیجوں گا وہ انساں پے بہ پے
جو کریں گے جھگڑے آپس میں مسلمانوں کے طے

پھر دکھائیں گے جو صورت ہو بہو اسلام کی
صاف کر دیں گے جو آکر آبجو اسلام کی

ان میں اِک ایسا بھی آئے گا مسیحائے زماں
جو کہ اپنی سانس سے ڈالے گا پھر مُردوں میں جاں

پھر بھرے گا جو نیا جوش و خروش ایمان میں
نوحؑ کی کشتی چلائے گا جو پھر طوفان میں

مصلحینِ عقل کی جادو بیانی اور ہے
زندہ الہام مسیحِ قادیانیؑ اور ہے

ثاقب

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

ختم نبوت کی زندہ حقیقت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کا نظریہ ہی اسلامی علمی اور افادی حقائق پر مبنی ہے

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے (ادارہ)

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمًا ۵

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ تعالےٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے (سورۃ احزاب آیت ۴۱)

ختم نبوت کا بلند ترین مقام

جماعت احمدیہ دل وجان سے اس بات کو مانتی اور علی وجہ البصیرت یقین رکھتی ہے کہ حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم الشان نبی ہیں۔ آپ کی بعثت تمام اقوام عالم کے لئے ہے۔ آپ کی تعلیم بلا رنگ ونسل سب انسانوں کے لئے رحمت اور زندگی بخش ہے۔ آپ کا پیغام بلاشبہ ساری دنیا کے لئے عزت وشرف کا پیغام ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام نبیوں کی سرداری عطا فرمائی۔ یقیناً ہر ایک نبی سے آپ ہر شان میں بہتر افضل اور اکمل ہیں۔ اور وہ تمام کمالات جو گذشتہ تمام انبیاء میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ وہ یکجائی طور پر آپ میں علی وجہ الاتم موجود ہیں۔ آپ کے اس عظیم الشان مقام اور بلند وبالا منصب کو قرآن مجید میں خاتم النبیین سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جو ابتدائے پیدائش عالم سے لے کر اس وقت تک مختلف زمانوں میں مختلف اقوام میں بھیجے گئے۔ ان میں سے صرف آپ کی ذات اقدس کو اس اعلےٰ ترین خطاب اور پُر شوکت لقب سے نوازا گیا۔ اور کسی اور نبی کو اس رفیع المرتبت منصب کا مستحق نہ سمجھا گیا۔ اس الٰہی فرمان کے مطابق ہم سب مسلمان بلا امتیاز فرقہ حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی اس نص صریح پر ایمان رکھتے ہیں

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ
رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

تفسیر میں اختلاف اور ہمارا مسلک

لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خاتم النبیین کی تفسیر اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقام ارفع کی تشریح اور اس منصب جلیلہ کی حقیقت کی توضیح میں ہم احمدی مسلمانوں کا دوسرے مسلمان بھائیوں سے اختلاف ہے جو تشریح اس عالی مقام خاتم النبیین کی ہمارے دوسرے علماء اور ان کی پیروی میں عوام سمجھتے ہیں اور بیان کرتے ہیں۔ اس سے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ بلند وبالا شان ظاہر نہیں ہوتی۔ جس کے پیش نظر آپ کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین کے جلیل القدر مقام سے نوازا اور نہ ہی اس توضیح سے وہ مقام مدح ثابت ہوتا ہے۔ جس کے اثبات واظہار کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے صرف آپ ہی کی ذات اقدس کو خاتم النبیین کے منصب کے لئے منتخب کیا گیا۔ مگر جیسا کہ میں آگے چلکر بتاؤں گا۔ غیر از جماعت علماء حضرات کی تشریح وتوضیح کو اگر درست تسلیم کر لیا جائے تو واقعۃً حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نہ خاتم النبیین ٹھہرتے ہیں اور نہ ہی آخری نبی بلکہ اس سے آپ کی اور آپ کی امت جسے قرآن کریم میں خیر امت قرار دیا گیا ہے کی توہین لازم آتی ہے۔ اس کے برعکس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیان کردہ تشریح وتوضیح کی پیروی میں جماعت احمدیہ ختم نبوت کی جو حقیقت پیش کرتی ہے۔ اس سے بلا شک وشبہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کامل کا جلال اظہار ہوتا ہے۔ وہاں آپ کی عظیم الشان روحانی رفعت اور امت محمدیہ کے خیر امت ہونے کا یقینی اور واقعاتی ثبوت بھی ملتا ہے۔ اور واضح طور پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا مقام مدح میں ثابت ہو جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی پیش کردہ تعبیر وتفسیر سے نہ صرف یہ کہ نص صریح پر ایمان من کل الوجوہ قائم رہتا ہے۔ بلکہ جس حقیقت کے پیش نظر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا منصب ومقام عطا کیا گیا وہ بھی کامل واتم اور واضح رنگ میں کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ انبیاء تین قسم کے ہوتے ہیں۔

اوّل وہ نبی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نئی شریعت لاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا جیسا کہ ہمارے سید ومولےٰ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم محمد مصطفےٰ قرآن مجید کی شریعت دیکر بھیجے گئے۔ ایسے انبیاء صاحب شریعت نبی کہلاتے ہیں اور اس قسم کے نبیوں کی نبوت کو بعض اوقات حقیقی نبوت کا بھی نام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کے ہر سلسلہ کا آغاز تشریعی نبوت سے ہوتا ہے اور باقی قسم کی نبوتیں اس کے بعد آتی ہیں

دوسرے وہ نبی جو کہ نئی شریعت تو نہیں لاتے: لیکن کسی سابقہ شریعت کی خدمت کے لئے ان کو مبعوث کیا جاتا ہے مگر یہ ان کی نبوت مستقل نبوت ہوتی ہے جو انہیں کسی پہلے نبی کی اتباع اور پیروی کی وجہ سے نہیں ملتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے براہ راست ملتی ہے۔ جیسے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہ **مستقل نبی** تھے کیونکہ ان کی نبوت کے حصول میں حضرت موسےٰ کی اتباع کا کوئی دخل نہ تھا۔ خدا تعالےٰ سے براہ راست اپنی ذاتی حیثیت میں انعام ان نبیوں نے پایا تھا۔ ایسے نبی باوجود صاحب شریعت نبی نہ ہونے کے مستقل نبی کہلاتے ہیں اور ان کی نبوت مستقل۔ کیونکہ مستقل سے مراد ایسی چیز ہے جو کسی دوسری چیز کے سہارے کے بغیر اپنی ذات میں قائم ہے اور چونکہ ان نبیوں نے براہ راست طور پر نبوت حاصل کی تھی اس لئے وہ **مستقل نبی** کہلائے۔

تیسرے وہ نبی جو نہ تو صاحب شریعت اور نہ ہی کسی پہلے نبی کی پیروی کے بغیر براہ راست انعام پایا ہو۔ بلکہ ان کی نبوت کسی سابق اور متبوع نبی کی ظل اور اس کا عکس اور اس کا حصہ ہو یعنی وہ اپنے پیشوا نبی کی پیروی کے نتیجہ میں اس سے فیض پا کر اور اس کے نور سے روشنی لے کر نبوت کا انعام پائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی نبوت تھی جو آپ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شاگردی اور کامل پیروی میں حاصل کی یہ نبوت ظلی نبوت کہلاتی۔ اور اس قسم کی نبوت کا حامل اگر ایک جہت سے نبی کہلاتا ہے تو دوسری جہت سے وہ امتی بھی ہوتا ہے

غیر از جماعت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان تینوں قسم کی نبوت کلی طور پر بند ہو چکی ہے۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص خواہ وہ کسی قسم کی نبوت کا حامل ہو قیامت تک نہیں آسکتا۔ اور آئندہ کے لئے اب کسی شخص کے لئے کسی صورت اور کسی حالت میں بھی یہ ممکن نہیں کہ وہ نبوت کا مقام حاصل کر سکے۔ اور جو نبی آنے تھے وہ سب کے سب آپ کی بعثت سے قبل آ چکے۔ آئندہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ صرف یہ کہ دوسری امتوں میں سے کسی فرد کو نبوت کا مقام نہیں ملے گا۔ بلکہ خود امت محمدیہ کے افراد بھی کمالات نبوت کے حصول سے یکسر محروم وبے نصیب رہیں گے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ اور خاتم النبیین کے معنے ہیں کہ آپ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ ختم نبوت کے اس مفہوم کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے نبوت کی تمام مہریں ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو چکی ہیں۔ نہ صرف غیر قوموں اور امتوں کے لئے بلکہ خود آپ کی اپنی امت کے افراد کے لئے بھی۔ ایک طرف نبوت کے بالکل

بند ہو جانے پر اتنا زور اور دوسری طرف یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس قبل حضرت موسیٰ کی شریعت یعنی توراۃ کی خدمت کے لئے مستقل نبوت پا کر مبعوث ہوئے تھے اب دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور امتِ محمدیہ کی اصلاح فرمائیں گے اور لطف کی بات یہ ہے کہ وہ ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے ختمِ نبوت میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ اس مفہوم میں اوّل تو صریح تضاد پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف یہ کہنا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف ایک غیر امت کے نبی کو دوبارہ دنیا میں جبکہ انقطاعِ نبوت کی نفی اور ختمِ نبوت کو توڑا جاتا ہے۔ دوسرے اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک اور کسرِ شان لازم آتی ہے کہ نعوذ باللہ حضور نے دنیا میں فیضانِ الٰہی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر دیا۔ دوسرے آپ کی امت کو خیر امت ہونے کے باوجود ایک غیر قوم کے نبی کا محتاج ہونا پڑا۔ اس کے مقابل ہم جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ بے شک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلی دو قسموں کی نبوتوں کا دروازہ تو کلی طور پر بند ہو چکا ہے یعنی اب نہ تو کوئی صاحبِ شریعت نبی آسکتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری شریعت ہے۔ اور نہ بغیر شریعت کے ہی کوئی نبی آسکتا ہے جس نے مستقل حیثیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آزاد رہ کر نبوت پائی ہو۔ کیونکہ اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوتِ تامہ کاملہ کی ہتک ہے کہ کوئی شخص آپ کے فیض سے باہر رہ کر نبوت کے کمالات کا وارث بنے۔ مگر تیسری قسم کا نبی جو ظلی اور امتی نبی کہلاتا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اور آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر آپؐ کی غلامی میں آسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوتِ تامہ کاملہ کی ہتک نہیں بلکہ آپ کی نبوت کا کمال ثابت ہوتا ہے۔ ہم احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق اس قسم کی نبوت سے ختمِ نبوت کی مہر بھی ہرگز نہیں ٹوٹتی اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کوئی رخنہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ مخدوم اور متبوع اور فیض دہندہ ہونے کے لحاظ سے اس صورت میں بھی دراصل آپ ہی آخری نبی رہتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کو ختمِ نبوت کے منافی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے براہِ راست نبوت کا منصب پایا تھا۔ لہٰذا ایسے شخص کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونا جس کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مرہونِ منت نہیں۔ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے موجبِ ہتک اور ختمِ نبوت کی مہر کو توڑنے والا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ "ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی" میں فرماتے ہیں۔ "ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اسکے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحبِ شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت والی یا نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔ ولا سبیل الیھا الیٰ یوم القیامۃ۔" ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے اور آپ کے نور سے منور ہو کر اور آپ کے افاضہ روحانیہ کے واسطہ سے غیر تشریعی اور امتی نبی آسکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا فیضان آپ کے متبعین کے لئے جاری ہے۔ اور تا قیامت یہ جاری رہے گا۔ پس جو آپ کا امتی اور آپ ہی کی شریعت کا خادم ہے اس کا آنا ختمِ نبوت کے منافی نہیں اور نہ ہی آیت خاتم النبیین کے خلاف کیونکہ اس قسم کا نبی آپ ہی کا ظل اور بروز ہے۔

نص کے انکار کا ظالمانہ الزام

ختمِ نبوت کی اس حقیقت کے پیشِ نظر جو ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہے ہمارے دوسرے علماء جماعتِ احمدیہ کو منکر ختمِ نبوت قرار دے کر کافر ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ابوالاعلےٰ مودودی صاحب اپنے رسالہ ختمِ نبوت میں لکھتے ہیں۔ "کہ اہلِ سنت والجماعت مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے لا نبی بعدی۔ اب جو کوئی کہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اسنے نص کا انکار کیا ہے۔" مولوی ابوالاعلےٰ صاحب مودودی اس بیان میں اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جو کوئی یہ کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہے تو اس کو کافر قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اسنے نص کا انکار کیا ہے محض یہ کہہ دینے سے یا اس قسم کا عقیدہ رکھنے سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس قسم کا نبی آسکتا ہے جو حضور کے واسطہ سے اور آپ کی پیروی کی برکت سے نبوت کا مقام پانے والا ہے یعنی امتی نبی نص کا انکار نہیں۔ نص کے انکار کے تو یہ معنی ہیں کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں قرار دیا۔ یا یہ کہا جائے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ مگر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تو واشگاف الفاظ میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے اور جزوِ ایمان قرار دیتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی عزت اور اسکے جلال کی قسم کھا کر فرماتے ہیں "۔ مجھے خدا کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں مومن اور مسلمان ہوں۔ اور میں اللہ تعالےٰ۔ اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں۔ اس کے فرشتوں اور بعث بعد الموت پر ایمان لاتا ہوں اور میرا ایمان ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔" (ترجمہ از عربی عبارت حمامۃ البشریٰ ص۸)

پھر آپ فرماتے ہیں۔ "میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔" (تقریر واجب الاعلان بحوالہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۴۴)

پھر حضور نے اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھا "عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء) پھر حضور نے فرمایا۔ "کہ ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (ایک غلطی کا ازالہ مطبوعہ ۱۹۰۱ء) پھر فرماتے ہیں اور کس زور سے فرماتے ہیں "کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت۔ یقین۔ معرفت اور بصیرت کیساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء ص۶ کالم نمبر۲)

وقت کی مناسبت سے یہ چند اقتباسات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات و تحریرات سے پیش کئے گئے ہیں ورنہ آپکی تصنیفات میں اسی قسم کی تحریریں بڑی کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور آپ نے تکرار کے ساتھ اس امر کا بڑے شدّ و مد سے اظہار فرمایا ہے کہ نص قرآنی کے مطابق آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور یہی ایمان آپ کے متبعین یعنی جماعتِ احمدیہ کے افراد کا ہے اور دل و جان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

اس واضح اظہار کی موجودگی میں کسی کا یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ ختمِ نبوت کی منکر ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتی اور یہ کہ وہ نص قرآنی کی منکر ہے بڑی ہی زیادتی ہے اور صریحاً حق کو چھپانے بلکہ حد درجہ کی فتنہ انگیزی کے مترادف ہے۔ کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کی طرف ایسی بات منسوب کی جاتی ہے جو ان کے عقائد اور ایمانیات کے بالکل مخالف ہے۔ (باقی)

ضلع نوابشاہ کی مجالس انصار اللہ کا کامیاب سالانہ اجتماع

سندھ کے دور دراز علاقوں سے نمائندگان کی شرکت۔ تربیتی اور روحانی موضوعات پر اہم لیکچر

مورخہ ۱۶-۱۷ مارچ کو رحیم آباد کے مقام پر ضلع نوابشاہ کی مجالس انصار اللہ کا نہایت کامیاب سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ضلع نوابشاہ کے انصار و خدام کے علاوہ سندھ کے دیگر دور دراز اضلاع سے بھی انصار ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نمائندہ خصوصی کے طور پر محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ تشریف لائے آپکے ذریعے محترم صاحبزادہ صاحب ممدوح نے اس اجتماع کے لئے ایک خاص پیغام بھی بھجوایا جو اجتماع میں پڑھ کر سنایا گیا۔ کراچی سے حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ بھی اجتماع میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

اجتماع کے دونوں دن اہم تربیتی اور روحانی موضوعات پر نہایت ایمان افروز تقاریر ہوئیں تقاریر کرنے والے اصحاب میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب۔ محترم صوفی محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر خیرپور ڈویژن۔ محترم ماسٹر محمد پوریل صاحب۔ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلےٰ مجلس انصار اللہ سابق سندھ۔ مولانا فرخ صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب و مولوی محمد عمر صاحب بی اے شاہد بھی شامل تھے تقاریر کے علاوہ اجتماع کے ایام میں نماز باجماعت۔ نماز تہجد اور اجتماعی دعاؤں اور عبادتوں کا سلسلہ خاص التزام سے جاری رہا جس نے ایک خاص ایمان افروز روحانی ماحول پیدا کر دیا تھا ۱۷ مارچ کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع کے انعقاد کے سلسلے میں مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلےٰ مجالس سابق سندھ اور مکرم چوہدری سلطان علی صاحب ناظم انصار اللہ ضلع نوابشاہ اور ان کے دیگر رفقائے کار نے خاص کوشش اور جدّ و جہد سے کام لیا اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ

نام نیک رفتگان ضائع مکن ۔ تا بماند نام نیکت برقرار

(از مکرم مسعود احمد صاحب ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۔ کوئٹہ)

میری والدہ محترمہ "رحیمن" اہلیہ حضرت مولوی حاجی قدرت اللہ صاحب سنوری مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۲ء بروز سوموار بارہ بجے دن ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اے دل تو اسی پہ جاں فدا کر

میں اس سلسلہ میں چند مختصر گذارشات احباب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں احمدیت اور اسلام کے نور کے پھیلانے کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا اور حضور نے جہاں قرآن کریم کے نور سے تمام دنیا کو منور کیا اور اس جہاں میں بسنے والے انسانوں پر اسلام کی صحیح نورانی تشکیل پیش کی اس کے ساتھ ساتھ ہی جماعت احمدیہ کو اخوت و محبت کی وہ تعلیم دی جس کی مثال ہی نہیں ملتی۔ تو جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی اس برگذیدہ جماعت میں باہمی اخلاص و محبت کو دیکھ کر اپنے ایمان کو تازہ کرتا ہے جو اخوت و محبت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ میں تھی اس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور دل فرط سے مسرور ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے لئے ہر آن دعا میں مشغول ہو جاتا ہے اور پروانہ وار فدا ہو کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے کہ اے مقدس خدا اپنے اس برگزیدہ مامور پر اور اس کے جملہ خاندان پر کروڑوں کروڑ فضل اور رحمتیں نازل فرما۔ جس نے ہم کو ایسی تعلیم سے متمتع کیا جس کے نتیجے میں ہماری جماعت کی خواتین ایسے ایسے مقدس وجود بنیں جن کے نیک عمل تا قیامت دنیا میں باقی رہیں گے اور دنیا کی اصلاح کا موجب بنیں گے۔ حضرت والدہ صاحبہ کی وفات پر جماعت احمدیہ نے جو مشفقانہ سلوک ہم سے کیا وہ مختصراً عرض ہے کہ

جب ہم حضرت والدہ صاحبہ کی نعش کو لے کر کراچی سے ربوہ پہنچے تو احباب جماعت احمدیہ کی ایک کثیر تعداد ریلوے اسٹیشن پر موجود تھی۔ اگلے دن مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۲ء کو صبح ۱/۲ ۸ بجے ہم نے اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین کو صرف اطلاع کے طور پر خبر بھجوائی کہ حضرت محترمہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضور ان کے لئے دعا فرما دیں۔ ہم جواب کے انتظار میں ہی تھے کہ حضور نے ہم کو اپنی شرف باریابی کے لئے بلایا اور اس بیماری کے عالم میں جس طرح ہماری دلجوئی فرمائی اس سے ہمارے دل کے سب غم دور ہو گئے۔ اور پیارے آقا ہم کو تسلی دینے لگے اور ہم اپنے پیارے آقا کے نورانی اور منور چہرہ کو دیکھ کر ان کی صحت کے لئے ہزاروں دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ ہمارے دل حضور کی زیارت سے چمک اٹھے اور آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے اور خیال آیا کہ ہم اور کہاں خدا کا یہ برگزیدہ مصلح موعود جو ہماری اس قدر دلجوئی کرتا ہے اور والد صاحب بزرگوار کے فرمانے پر کہ میں مولوی قدرت اللہ ہوں حضور نے فرمایا "کہ ہاں ہاں تم وہی قدرت اللہ سنوری ہو جو میرے ہر ایکڑ زمین پر سجدہ کر کے میری فصلوں کے بابرکت ہونے کی دعا کیا کرتے تھے اللہ اللہ اس بیماری اور ضعیفی میں ہمارے مقدس امام کو اپنی جماعت کے ہر فرد کا کس قدر خیال ہے جو اس ملاقات سے روشن ہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ رحیمن آپ کی بیوی تھی جو چوہدری کریم بخش صاحب کی بیٹی تھی جو ریاست نابھہ کے تھے۔ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔

اس ملاقات کے بعد ہم اپنے دلوں پر سے رنج و الم کے ہزاروں بادلوں کو دور ہوتے ہوئے محسوس کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے اپنی دل کی بیماری کے باوجود ایک خط لکھ کر ہماری دلجوئی فرمائی جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد حضرت والدہ صاحبہ کا جنازہ بمطابق ارشاد حضرت میاں بشیر احمد صاحب صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب نے پڑھایا اور ہم حضرت والدہ صاحبہ کو قطعہ صحابیہ میں سپرد خاک کر کے گھر واپس لوٹے۔ جب ہم دارالنصر میں کوٹھی الحاج ایم۔ اے خورشید پر آئے تو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکثر صاحبزادگان و صاحبزادیوں نے خود بنفس نفیس تشریف لا کر ہم کو تسلی و تشفی دی۔ اس سے ہماری مزید دلجوئی ہوئی اور ہم نے اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ والا محبت و اخلاص ہے۔ جس کی فی زمانہ مثال نہیں ملتی اور یہ اس جماعت کی سچائی کا بین ثبوت ہے۔

اس کے بعد میں ہزاروں بزرگوں اور جماعت احمدیہ کراچی اور جماعت احمدیہ کوئٹہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دکھی المقدور ہماری اس مشکل میں ہر طرح سے نہ صرف دلجوئی فرمائی بلکہ ہر قسم کی ضروری امداد بھی بہم پہنچائی اور اس اہم کام میں ہمارا ہر طرح ہاتھ بٹایا۔ مختصراً میں حضرت والدہ صاحبہ کے حالات عرض کرتا ہوں۔

حضرت والدہ صاحبہ چوہدری کریم بخش صاحب نمبردار اور دتے پور ریاست نابھہ کی صاحبزادی تھیں اور صرف اکیلی ہی اولاد تھیں ہمارے نانا جان کی باقی سب اولاد فوت ہو گئی تھی۔ ہمارے نانا جان چوہدری کریم بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ موصی نمبر ۱۹ تھے۔ اور نہایت ہی پاکباز وجود تھے گویا حضرت والدہ صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ مقدس صحابہ میں سے ایک صحابی حضرت چوہدری کریم بخش صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں اور ایک اور صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی اہلیہ اور احمدیت کے ایک فدائی حضرت مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم رضؓ کی بہو تھیں۔ حضرت والدہ صاحبہ کی والدہ صاحبہ یعنی (ہماری نانی) موصیہ۔ اور ساس (ہماری دادی جان) دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں ۱۹۵۸ء میں الحاج مسعود احمد خورشید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے حضرت والد صاحب اور حضرت والدہ صاحبہ کو اپنے خرچ پر حج بیت اللہ شریف کے لئے بھیجا اس طرح حضرت والدہ صاحبہ کو حج کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ حج سے واپسی کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے اور بھی زیادہ انس پیدا ہو گیا اور حضورؐ کی ذات بابرکات پر ہمیشہ ہمیشہ لاکھوں درود بھیجا کرتی تھیں۔ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور حضورؑ کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ہم جب کبھی آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کچھ دریافت کرتے تو حضرت والدہ صاحبہ کا چہرہ منور ہو جاتا تھا اور آپ حضورؑ کا ذکر ایسے پاکیزہ الفاظ میں فرماتیں۔ جس سے حضورؑ کی ذات بابرکات کا ایسا پرتو ہمارے دل پر پڑتا تھا۔ جس سے ہمارے اپنے دل بھی منور ہو جاتے۔

حضور کے تقدس اور نیکی اس قدر تعریف بیان کرتیں کہ ان کی ساری اولاد کو مکمل یقین ہو جاتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرتو تھے جو اس دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد نے حضرت مسیح موعود کو ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ مسیحیت کے دعویٰ میں تو قدرت اللہ سنوری کے لئے دعا کریں۔ میں عوض کرتا ہوں کہ اس کے اولاد نہ ہو گی اس کے بعد میری پہلی والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ اور والد صاحب نے دوبارہ شادی کی۔ شادی کے بعد والدہ صاحبہ بیمار ہو گئیں تو ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کرایا۔ انہوں نے بتایا کہ اس لڑکی کے اعضائے رئیسہ کمزور ہیں اس سے اولاد نہ ہو گی اسی وجہ سے والد صاحب نے ہماری والدہ صاحبہ کو جب وہ اپنے والد کے ہمراہ قادیان جا رہی تھیں خط لکھ دیا کہ حضور ڈاکٹر اور حکیم کہتے ہیں کہ اسکے اولاد نہ ہو گی حضور نے خط پڑھ کر فرمایا کوئی بیماری نہیں پھر فرمایا دعا کریں گے تیسری بار فرمایا اسکو لکھ دو کہ تمہارے اس قدر اولاد ہو گی کہ تم سنبھال نہ سکو گے

اس کے بعد ہم چودہ بہن بھائی اپنی اس مقدس والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جن میں وفات کے وقت ۹ زندہ ہیں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں وغیرہ ملا کر ۱۰۰ کے قریب ہوتے ہیں جن کو اگر ایک وقت میں ایک جگہ دکھا جائے تو ہرگز ہمارے والدین سنبھال نہ سکتے تھے خدا کے مقدس مسیح کا یہ معجزہ ہمارے خاندان کے لئے باعث رحمت بن کر پورا ہوا اور ہم خدا کے فضلوں کا ایک زندہ نشان ہیں۔ مگر اس ڈاکٹر کو یہ معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نصیب نہ ہوا کہ ہماری والدہ کی شادی ۱۹ سال کی عمر میں حضرت والد صاحب سے ہوئی اور شادی کے دن سے نماز کی باقاعدگی کے علاوہ ہمیشہ کے لئے باقاعدہ تہجد گذار بھی ہو گئیں اور میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ حضرت والدہ صاحبہ نے تمام عمر باقاعدہ نماز اور تہجد ادا کی یعنی اپنی ساری ۷۰ سالہ عمر میں ہمیشہ حضرت والدہ صاحبہ کو نماز و روزہ کا سختی سے پابند اور باقاعدگی سے تہجد گذار پایا اور حضرت والدہ صاحبہ نے اپنے لباس اور بستر کو ہمیشہ پاک و صاف رکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہونے کے فخر اور احمدیت کے نور نے ان کے دل پر ایسا پرتو ڈالا کہ دو دفعہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے نور کو انسانی رنگ میں دیکھا اور حضرت والدہ صاحبہ کے ایک کشفی نظارہ کا ذکر حضرت امیر المومنین نے ایک جلسہ سالانہ کی تقریب میں اس طرح فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مسیح موعود آئیگا تو اس کے زمانہ کے لوگ بہت بڑے ولی اللہ اور بزرگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہو گا ہماری جماعت کے مرد تو خدا کے فضل سے اپنی مثال آپ ہی ہیں مگر ہماری جماعت کی عورتیں بھی صاحب کشف و رؤیا ہیں۔ چنانچہ مولوی قدرت اللہ سنوری کی اہلیہ نے اللہ تعالیٰ کو کشف کی حالت میں دیکھا ہے۔

حضرت والدہ صاحبہ نے ۱۱ مرتبہ اپنی زندگی میں بحالت کشف یا خواب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور ہمارے سامنے

(باقی صفحہ ۶ پر)

اپنے بچے مرکزی سکول میں تعلیم و تربیت کیلئے بھجوائیے!

(مکرم شاف سیکرٹری صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حقیقت کو کئی مرتبہ جماعت کے سامنے رکھ چکے ہیں کہ قوموں کی اصلاح کا دارومدار نوجوانوں کی اصلاح پر ہوتا ہے کیونکہ یہی طبقہ جماعت کے جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر نوجوانوں کو قومی اور ملی مقاصد اور ان کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہو، اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کی مناسب رنگ میں تربیت ہو سکے تو قومی کارواں رواں دواں رہتا ہے اور طلوع ہونے والا ہر دن اس کی ترقی کا پیغام لاتا ہے۔ بصورت دیگر اگر بدقسمتی سے نئی پود کی مناسب رنگ میں تربیت نہ ہو سکے اگر جماعت کے نونہال اپنے مقام اور مقاصد سے بے خبر ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکتے پھریں۔ تو جماعت کی ترقی کی صرف رفتار ہی کم نہیں ہوتی بلکہ یہ جمود اور تعطل قوم کو رُو بہ زوال کر دیتا ہے۔ یہ مسلّمہ حقیقت ہے اور احباب جماعت کو اس کا پورا پورا احساس ہے۔ اُن کے نونہال ہی جماعت کی امیدوں کا مرکز ہیں ــــ اُن کے بچے ہی جماعت کی بہترین امانت ہیں ــــ

ان نونہالوں کی صحیح اور مناسب رنگ میں تربیت سے جماعت کا قدم آگے بڑھ سکتا ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت میں نقص خامی سے جماعت کی ترقی رک سکتی ہے بہر حال یہ معزز والدین کا اولین فرض ہے ــــ اور نہایت ہی نازک فرض، کہ وہ ان بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اولاد جیسی نعمت کی صحیح قدردانی ان کی مناسب تربیت ہے۔ ان کی مناسب تربیت سے غفلت صرف اس بے بہا نعمت کی ناقدری ہی نہیں بلکہ قوم سے عدم تعاون کا اعلان بھی ہے! ــــ اور کسی بھی جماعت کا کوئی باشعور فرد اس قسم کی روش اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔

آج کل ہمارے ملک کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں ایک داخلی اور قومی مسئلہ یہ بھی ہے کہ نئی پود خصوصاً طلبہ بڑی تیزی سے نئی تہذیب کے بد اثرات کا شکار ہو رہے ہیں یہ مسئلہ سنجیدہ شہریوں کے علاوہ درد دل رکھنے والے والدین کے لئے بھی ایک شدید اُلجھن کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کے کئی محرکات ہیں۔ جن میں ایک محرک تو دینی تعلیم سے غفلت ہے۔ اور دوسرا ماحول کا بد اثر ــــ ماہرین تعلیم نے ماحول کے اثر "کو بھی "تعلیم" ہی قرار دیا ہے۔ یعنی ماحول کا اثر بھی طلبہ کے ذہن پر اُسی طرح ہوتا ہے جس طرح سکول کی تدریس کا، اگر ماحول اور سکول کی تدریس میں اثر کے لحاظ سے ہم آہنگی طلبہ کی نشوونما متوازن ہوتی ہے۔ اگر نہ ہو تو متضاد اثرات کے تصادم کی وجہ سے طلبہ کے کردار اور سیرت کی مناسب نشوونما نہیں ہو سکتی۔ بہر حال یہ یقینی بات ہے کہ دینی تعلیم ماحول کے بد اثرات کی مزاحمت کرتی ہے۔ دینی تعلیم سے محرومی کی وجہ سے ملک کے نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ کورانہ تقلید کی آغوش میں جا رہا ہے۔

اس کے برعکس مرکز سلسلہ کے تعلیمی اداروں میں مروجہ علوم کی مؤثر تدریس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا اہتمام بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ ماحول کا مثبت اثر سونے پہ سہاگے کا کام کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام سکول کی بنیاد رکھتے وقت ۱۵ ستمبر ۱۸۹۷ء کے اشتہار میں اس کی غرض و غایت بیان فرمائی تھی۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں مناسب سمجھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ اسلامی روشنی پھیلاؤں۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے۔ سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابیں رکھی جائیں کہ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہوں گی کہ حق لفوں کے تمام اور اعتراضات کا جواب دے کر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھائی جائیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ سکول کے اجراء کا مقصد یہ تھا کہ نئی نسل مادیت پر استوار تہذیب، دہریت، الحاد کے پھیلائے ہوئے دام ہمرنگ زمین کا شکار نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے ارشاد گرامی کے پیش نظر اس سکول اور دیگر جماعتی تعلیمی اداروں کی یہ روایت چلی آتی ہے کہ مروّجہ علوم کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو دینیات، قرآن مجید، احادیث اور اسلام کے محاسن و مناقب پر مشتمل دینی معلومات سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے علاوہ ربوہ کا مخصوص دینی، تربیتی اور پرسکون ماحول تعلیمی لحاظ سے دوسرے شہروں کے مقابلے پر ایک معیاری ماحول کہلانے کا مستحق ہے۔

اس مختصر سے تعارف کے بعد احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہونہار عزیزوں کو مرکزی سکول میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ صدر انجمن احمدیہ اس مرکزی تعلیمی ادارے پر زر کثیر صرف کر رہی ہے۔ احمدی بچوں کے علاوہ کثیر تعداد میں بیرونجات کے غیر احمدی طلبہ بھی زیر تعلیم ہیں احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ بھی اس ادارے سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں۔

اب تقریباً ایک ماہ کے بعد نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے آپ آج سے ہی اس مبارک عزم کے لئے مناسب تیاری شروع کر دیں ــــ اور حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں کہ

"ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس ارادہ میں میری مدد کرے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اپنے ہونہار بچے مرکزی سکول میں بھجوا کر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ادارے کے وابستگان کو بھی توفیق دے کہ وہ ان نونہالوں کی اسی رنگ میں تربیت کر سکیں جیسا کہ ان کا حق ہے۔ آمین ثم آمین۔

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کا اصلاحی اور تربیتی سالانہ جلسہ حسب دستور امسال بھی میلہ مویشیاں کے موقعہ پر ۶-۷-۸ مارچ ۱۹۶۳ء جلسہ گاہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔

جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد عثمان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں منعقد ہوا مرکز سے مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ اور جماعتوں کے عہدیداران کو بلا کر بحیثیت ناظر صاحب بیت المال انہیں ایک خصوصی اجلاس میں ہدایات دیں۔

بعض غیر احمدی معززین نے بھی ہمارے مربیان کرام سے تقریریں کرائیں۔ ۸ تاریخ کو ملتان سے مکرم محترم جناب ملک عمر علی صاحب امیر جماعت ضلع ملتان نے شمولیت فرمائی۔ اور ایک اجلاس کی صدارت بھی کی ــــ قیام و طعام کا بندوبست مقامی جماعت کے ذمہ تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام تھا۔ علماء کرام اور مربیان عظام نے اپنی تقاریر میں توحید الٰہی۔ صداقت و حقانیت سیرۃ و سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تردید عیسائیت پر پُر از معلومات تقاریر فرمائیں۔ کارکنان نہایت خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دیں۔

(خاکسار: عبدالواحد خان معلم رہبرو شرقی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

انصار اللہ اور غیر معمولی جدوجہد

کون نہیں جانتا یا محسوس کرتا کہ آج کا معاشرہ اپنے بگاڑ کے لحاظ سے اپنی انتہائی منازل طے کر چکا ہے اور ایک شریف النفس انسان کے لئے ایسی گھٹی ہوئی فضا میں آرام سے سانس لینا مشکل ہو گیا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اس فضا کو کلیتہً بدلنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ اور یہ کام اب ہمارے سپرد ہوا ہے ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست

سو برادران! اس اہم کام کی سرانجام دہی کوئی پھولوں کی سیج نہیں۔ جب تک ہم میں سے ہر کوئی ایک غیر معمولی جذبہ اور ایثار کے ساتھ اس کو بدلنے کے لئے کوشاں نہیں ہو جاتا۔ ایسی نئی دنیا اور نئے آسمان کی تخلیق نہیں ہو سکتی۔ جس میں ہر طرف سے روشنی اور نور کی کرنیں پھوٹنی شروع ہو جائیں۔ اور اس میں رہنے والے ایک "جنتی زندگی" کا تصور کرنے لگیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

(نائب قائد ایثار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا خواہر عزیزم ارشد محمود کو جن کی ٹانگ اور بازو کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ کچھ طاقت آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت اور توانائی کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ التماس ہے۔
خاکسار محمد شفیع احمدی ہیڈ کلرک ایچی سن کالج۔ دی مال لاہور

۲۔ اس خاکسار کی محکمانہ ترقی کا کیس زیر غور ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار عبدالقدیر خان محکمہ بجلی شادیوال)

۳۔ محترم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ، صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ کچھ عرصے سے علیل ہیں نیز آپ کی بینائی بھی بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحتیاب فرمادے
(محمد رشید ارشد۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ۔ پشاور)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیا دہنہ ضعف قلب و درد کمر عرصہ سے بیمار ہیں اب کمزوری بہت ہو گئی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا کرے۔ آمین۔ (فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ از کراچی نمبر ۲)

۵۔ محترم خان زادہ عبدالرحمٰن خان صاحب خلف الرشید جناب خانصاحب امیر اللہ خان صحابی ساکن اسمٰعیلہ ضلع مردان جو پسر م بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن کے خالو اور خسر ہیں بعارضہ پیچش اور خرابی معدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ لہٰذا احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر لمبی عمر عطا فرماویں۔
(دانشمند احمدی ربوہ)

۶۔ میری اہلیہ کو چھاتی کا کینسر تھا۔ جس کا اپریشن مورخہ ۲۰ کو ہوا ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (مرزا سیف علی بیگ احمدی ساکن دسول ہال سول ہسپتال جہلم)

۷۔ میرے بھائی ملک بشیر احمد کی بیوی عزیزہ نسیم درد گردہ وغیرہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے سب بہن بھائیوں کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں۔ (محمد شفیع نوشہروی ربوہ)

اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۱۹ مارچ۔ صدر ایوب یوم پاکستان کے موقع پر ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام پیغام نشر کریں گے۔ جسے تمام سٹیشن ریلے کریں گے۔ ۲۳ مارچ کو پریڈ کی سلامی لاہور میں لیں گے۔ اور اسی شام راولپنڈی واپس آکر ایوان صدر میں اعزازات تقسیم کریں گے۔

● لاہور ۱۹ مارچ۔ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر مسٹر خورشید نے اعلان کیا ہے پینتالیس لاکھ کشمیری عوام آزاد اور منصفانہ استصواب رائے کے سوا کوئی حل قبول نہیں کریں گے انہوں نے جموں و کشمیر لبریشن لیگ کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان کو مشورہ دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر پر غور کرتے وقت ریاست کے باشندوں کے متفقہ مطالبے کو پیش نظر رکھیں انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ حل جو کشمیری عوام کی خواہشات کے خلاف ہوگا منظور نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ کسی کی بھی طرف سے پیش کیا جائے۔

● میمن سنگھ ۱۹ مارچ۔ طوفان زدہ علاقوں سے پانچ اور افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے لہذا اس طرح حالیہ طوفان میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب ۱۸ ہو گئی ہے صرف میمن سنگھ کے ضلع میں مکانوں اور فصلوں کے نقصان کا تخمینہ ایک کروڑ روپیہ لگایا گیا ہے۔

طوفان سے چٹگاؤں کے علاقہ میں بھی زبردست نقصان ہوا ہے۔ اگرچہ مرنے والوں کی تعداد صرف تین بتائی جاتی ہے۔ بہرحال اس علاقہ میں بھی مرنے والوں کی تعداد ۱۱ ہو گئی ہے۔ نقصان کا اندازہ لاکھوں روپے لگایا جا رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ طوفان زدہ علاقوں کے ابتدائی سروے کے مطابق چٹگاؤں کے بعض حصوں میں ۳ لاکھ روپے کی مالیت کی فصلیں بارش کے پانی سے تباہ ہو گئی ہیں۔

● منیلا ۱۹ مارچ۔ ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن کا اجلاس کل ختم ہو گیا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ اجلاس اگلے سال مارچ میں تہران میں ہوگا۔ پاکستانی نمائندہ نے کل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فلپائن کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

● کراچی ۱۹ مارچ منصوبہ بندی کمیشن کے مالی شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر محبوب الحق نے کل یہاں کراچی یونیورسٹی گریجویٹس ایسوسی ایشن کی پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سمجھنا غلط ہے کہ اگر بیرونی امداد بند ہو گئی تو پاکستان کا اقتصادی طور پر دیوالیہ ہو جائے گا۔

انہوں نے بتایا کہ امداد بند ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں اس کے سوا اور کچھ نہ ہوگا کہ عوام کو زیادہ کفایت برتنی پڑے گی۔ انہوں نے اسباب پر زور دیا کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ملکوں سے امداد لینی چاہیئے تاکہ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں توازن قائم رکھا جا سکے۔

● دمشق ۱۹ مارچ۔ شام اور لبنان کی سرحد پھر کھول دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ شام میں فوجی انقلاب کے بعد سرحد بند کر دی گئی تھی۔

● ڈھاکہ ۱۹ مارچ۔ ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر پارتھا سارتھی نے کل گورنر پاکستان مسٹر عبدالمنعم خاں سے ملاقات کی۔ بحری بیڑے کے کمانڈر انچیف مسٹر اے آر خاں بھی گورنر سے ملے۔

حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ

بقیہ صفحہ ۵

خاندان کے لوگوں اور جماعت کی اکثر مستورات کو سب خوابیں سنائی ہیں۔ آپ کے ذاتی اخلاق کا یہ حال تھا۔ کہ ہمارے چاروں بھائیوں کی شادی کے بعد آپ نے ۲۵ سال اپنی بہوؤں کے ساتھ گذارے مگر سب کے ساتھ بیٹیوں کا سا سلوک کیا اس کے عوض وہ سب بھی ان کو اپنی حقیقی ماں ہی سمجھتی تھیں اسی اخلاق کی بنا پر اس تمام عرصہ میں کبھی کسی بہو سے معمولی رنجش بھی نہیں ہوئی۔ یہ آپ کا اعلیٰ اخلاق ہی تھا کہ گھر میں ساس بہو والا ماحول پیدا نہ ہونے دیا بلکہ ماں بیٹیوں والا حال ہی رہا۔ اسی وجہ سے ہماری بیویوں نے دل و جان سے ہمیشہ ان کی خدمت کی اپنی بلڈ پریشر کی بیماری کے ایام میں کوئٹہ میں میرے ہاں حضرت والدہ صاحبہ اپنے کمرہ میں بیٹھی ہوئی تھیں ہم سب بیٹھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم کے ذکر خیر کی باتیں کر رہے تھے۔ اور حضرت والدہ صاحبہ بیداری کی حالت میں لیٹی ہوئی تھیں ہم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میرے پیارے بچو میں تم کو ایک مبارک بشارت دیتی ہوں کہ ابھی میں نے اللہ تعالیٰ کے نور کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا آسمان و زمین اس نور سے منور ہو گیا جس کا ہزاروں سورج بھی مقابلہ نہیں کر سکتے اور ہر چیز کو اور مکان و زمین کو منور کر دیا۔ آپ کی وفات سے پہلے ہمارے سارے خاندان کو آپ کی وفات کے متعلق واضح خوابیں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بخشش تک کی بشارت دی اور وہ خواب اسی طرح پورا ہوا۔

اس عاجز نے اور الحاج مسعود احمد صاحب خورشید نے حضرت والدہ صاحبہ کی ہمیشہ جان و دل سے خدمت کی۔ ان کی آمد ہمارے گھروں میں ایک پاکیزہ پھول کی طرح ہوتی تھی اور ہم ان کی ہر خوشی کو اپنی آنکھوں پر لیتے تھے۔ ہمارے گھروں میں قیام کے دوران ہم دونوں اپنے گھروں سے ایک لمحہ بھی ان کا کسی اور گھر میں جانا گوارا نہ کرتے تھے اور اس کا یہ اثر تھا کہ وہ ہمارے لئے نماز و تہجد میں تو دعائیں کرتی ہی تھیں مگر ہم کو دیکھتے ہی لاکھوں دعائیں دیتیں اور کہتی کہ خدا تم کو کروڑوں روپیہ دے اور ہم سن کر کہتے کہ روپے کیا چیز ہیں۔ آپ ہماری روحانی ترقی اور اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق اور ہر فسق و فجور سے بچنے کی دعا کیا کریں۔ تو فرماتیں اسی قسم کی دعائیں ہی تمہارے لئے تہجد میں کیا کرتی ہوں کیونکہ اس وقت میری روح مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے مقدس آستانے پر گری ہوئی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ عاجز اپنے نوجوان بہن بھائیوں سے عرض کرتا ہے کہ وہ بھی اسی طرح عمل کر کے اپنی اپنی پیاری ماؤں کی دعائیں حاصل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ہر فضل اور رحم کو جذب کر سکیں اور ان کا یہ عمل جہاں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا موجب ہوگا۔ وہاں احمدیت کے نور کو اور زیادہ منور کرنے کا باعث بھی ہوگا۔ ہم چاروں بھائیوں کو اپنے بزرگ والدین کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر نعمت سے نوازا ہے۔ ہم کو خدا نے اپنے فضلوں سے لاکھوں روپیہ دیا بنگلے اور جائدادیں عطا فرمائیں گو ہماری علمی قابلیت چاروں کی میٹرک ہی ہے۔ اب آپ اس سے خود اندازہ فرمائیں کہ اگر ہم خدا پر سچا ایمان رکھ کر اسلام کے صحیح اصولوں پر چلیں تو خدا ہرگز ہرگز کسی کو ضائع نہیں کرتا۔ ہماری والدہ کی وفات اور ذکر خیر کے اس مضمون سے اگر نوجوانوں کے دل نرم ہو کر اپنے والدین کی خدمت پر کمربستہ ہو جاویں تو یہ بھی انشاءاللہ ہماری والدہ کے درجات کی بلندی کا باعث بنے گا ہماری والدہ کی نیک تربیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر قسم کے فسق و فجور اور برے کاموں سے ہمیشہ بچائے رکھا حضرت والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں کہ تم جب عورتوں سے بات کرو ہمیشہ اپنی نظریں نیچی رکھا کرو کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جب ہم یا ہمارے سامنے اور کئی جنگڑ دو مستورات جاتیں تو حضرت اقدس کی نظریں ہمیشہ نیچی ہوتیں۔ بلکہ ہم کو یوں محسوس ہوتا کہ جس طرح حضور کی آنکھیں بند ہی ہیں۔ اور یہ گمان ہونے لگتا کہ حضور نے ہماری طرف دیکھا تو ہے نہیں نہ معلوم ہماری آواز سے حضور ہم کو پہچانتے بھی ہیں۔ اور جب ہماری باتوں کا صحیح جواب ملتا تو ہم کو تسلی ہو جاتی کہ حضور پُرنور ہر ایک کو خوب جانتے ہیں۔ اے اللہ تو اپنے اس مقدس مسیح کے کارناموں اور اس کے صحابہ و صحابیات کے پاک عملوں کے طفیل ہماری جماعت کے نوجوانوں کو بھی ایسی راہ عمل پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

اب آخر میں یہ عاجز حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح ثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود و صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان و جماعت احمدیہ کے جملہ افراد سے نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ہماری والدہ کی بلندی درجات کی دعا کرتے ہوئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں حضرت رسول کریمؐ و حضرت مسیح موعودؑ کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

اس کے بعد ہم سب بہن بھائیوں اور ان کی اولادوں کیلئے بھی دعا فرماویں کہ اس مقدس وجود کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو اپنے ہر اس فضل سے جو ہم ان کی دعاؤں کے طفیل وارث ہوا کرتے تھے اب بھی ہم کو اس کا وارث رکھیو آمین۔ اور ہر اس شر سے اب بھی محفوظ رکھیو جس شر سے ہم ان کی دعاؤں کے طفیل محفوظ رہا کرتے تھے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ کے مسیح کے یہ پاک صحابہ اور صحابیات ہم میں سے اٹھتے جاتے ہیں اے خدا ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما تا یہ مادی دنیا احمدیت اور حقیقی اسلام کے نور سے جلد سے جلد منور ہو جاوے اور دنیا کے اربوں انسان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف حاصل کریں اور ہماری نسلیں اس خوشی سے مسرور ہو کر دنیا میں اسلام کی ترقی دیکھیں آمین۔ اور خدا کرے یہ وقت جلد سے جلد آوے۔ آمین ثم آمین۔

محتاج دعا محمود احمد ولد حاجی محمد حسین [illegible] سنوری حضرت محمود احمد اینڈ سنز شارع اقبال کوئٹہ۔

"سائنسدان ملک کے مسائل حل کرنے کیلئے ٹھوس تجاویز پیش کریں"

"اسلام کے نزدیک سائنس مذہب سے متصادم نہیں ہے"

لاہور ۲۰ مارچ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ملک کے سائنسدانوں پر زور دیا ہے کہ وہ آپس میں مل کر بیٹھیں قوم کو درپیش مسائل کا جائزہ لیں اور انہیں حل کرنے کی غرض سے ٹھوس تجاویز پیش کریں۔ آپ نے کہا ہمارا کام بہت کٹھن ہے ہم نے صرف امیر اور غریب کے باہمی فرق کو دور نہیں کرنا ہم نے انتہائی ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں نمایاں مقام حاصل کرنا ہے ہم اس وقت تک قوموں کی برادری میں نمایاں مقام حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم اپنے ملک کو مناسب طور پر ترقی نہیں دیں گے۔

صدر ایوب نے ان خیالات کا اظہار کل صبح پندرھویں کل پاکستان سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ یہ سہ روزہ کانفرنس کل صبح یونیورسٹی ہال میں شروع ہوئی ہے صدر ایوب نے سائنسدانوں کو یقین دلایا کہ اگر وہ محنت و جانفشانی سے کام کریں تو حکومت ان کی ہر طرح اعانت کریگی صدر مملکت نے پاکستان سے تربیت یافتہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے انخلا کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ پاکستان میں چونکہ ریسرچ کی سہولتیں مہیا نہیں اس لئے بعض لوگ ترقی یافتہ ملکوں کا رخ کرتے ہیں آپ نے عام سائنسی معلومات کو جمع کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا" اس طرح پاکستان ایسے ملک بھی سائنسی معلومات کے ذخیرے سے استفادہ کر سکتے ہیں" صدر ایوب نے خیال ظاہر کیا کہ ترقی یافتہ ملکوں کی جانب سائنسدانوں کے مسلسل رجوع و انخلا کا یہی دسائنسی معلومات کے ذخیرہ کا قیام) ایک علاج ہے" صدر نے کہا کہ" سائنسدانوں کو یہ فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ان کے آبائی وطن کو بھی ان کی صلاحیتوں اور قابلیتوں میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے" صدر ایوب نے کہا پاکستان ایک نیا اور ترقی پذیر ملک ہے ہمارے سامنے بڑا کٹھن کام ہے ہم نے ترقی یافتہ ملکوں کا معیار حاصل کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ گزشتہ تین چار برسوں سے میں اقتصادی ترقی میں تعلیم کی اہمیت پر بار بار زور دے رہا ہوں اور اقتصادی ترقی میں سائنسی تعلیم کی اہمیت کا احساس دلانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

صدر ایوب نے کہا" مغرب میں اکثر یہ رجحان کارفرما نظر آتا ہے کہ مذہب اور سائنس ایک دوسرے کے نقیض ہیں لیکن اسلام اس سے بے نیاز ہے یہ اسلامی انداز فکر ہی تھا جو یورپ میں نشاۃ الثانیہ کا موجب ہوا اور اس کی بدولت ہم پھر سائنسی ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں" صدر مملکت نے کہا" ملک کو صنعتی ترقی۔ زراعت اور انتظامی امور میں تربیت یافتہ ناظم چاہئیں فنی کاریگروں کی ضرورت ہے الغرض ہر شعبہ میں تربیت یافتہ افراد درکار ہیں۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کہا" سائنس نے اگر ایک طرف انسان کو بے پایاں دولت سے ہمکنار کیا ہے تو دوسری جانب مکمل تباہی کا خطرہ بھی مسلط کر دیا ہے ایٹمی اسلحہ کی دوڑ اس طرح جاری ہے جیسے واقعی جنگ ہونے والی ہو ایک ایسی جنگ جو لاکھوں افراد کو راتوں رات بھسم کر دے گی۔ صدیوں کے ثقافتی و مادی ورثہ کو تباہ کر دے گی۔ اور جو اس جنگ میں بچ جائیں گے وہ قرون اولیٰ کی بربریت و وحشت سے ہمکنار ہو جائیں گے یا گوناگوں امراض کا شکار ہو کر زمین پر رینگتے نظر آئیں گے آپ نے امید ظاہر کی بنی نوع انسان کو اس دیوانگی کا شکار نہیں ہونے دیا جائے گا اور دنیا کے سائنسدان اپنی معلومات بنی نوع انسان کی تباہی کے لئے نہیں بلکہ بہتری کیلئے استعمال کرینگے"۔

بقیہ لیڈر

بدلنے کی کوشش کرو اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا نمونہ بننے کی کوشش کرو۔ اور رحم دلی محبت اور خدمت خلق کے اوصاف پیدا کرو جہاد کی من مانی اور غلط تشریحات کرنی چھوڑ دو۔ قتل مرتد اور ایسے خونی مسائل کو جو ازمنہ وسطیٰ کی پیداوار ہیں اور جن کو حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں زور شور سے بیان کرنے ترک کر دو۔ اپنے اعمال اور اقوال سے اسلام کو جیسا کہ وہ فی الحقیقت ہے۔ ایک جاذب اور دلآویز دین ثابت کرو کرو۔ تاکہ مسلمان عوام اور خواص عیسائی پادریوں کے بقول آپ کے فریب کارانہ ہتھکنڈوں سے گمراہ نہ ہوں اور توحید کو چھوڑ کر تثلیث کا جوا اپنی گردنوں پر نہ رکھیں۔ اگر ہمارے اہل علم حضرات اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوبو اپنے کرداروں میں پیدا کر لیں تو دیکھیں کوئی مسلمان عیسائی کس طرح بنتا ہے۔ ؎

رخ روشن کے آگے شمع رکھ کر کے وہ کہتے ہیں
ادھر جاتا ہے دیکھیں یا ادھر پروانہ آتا ہے

اگر ایسا ہو جائے تو چند سالوں ہی میں کایا پلٹ جائے اور یہاں کوئی عیسائی دیکھنے کو بھی نظر نہ آئے۔ ان کتابوں، رسالوں اور تمام لٹریچر کو نذر آتش کر دو جن میں بعض اہل علم حضرات نے ایسی باتیں لکھی ہیں جن سے اسلام نعوذ باللہ سچ مچ ایک وحشیوں کا دین نظر آتا ہے۔ اور جن سے عیسائی پادری ناجائز فائدہ اٹھا کر اسلام کی وہ بھیانک تصویر کھینچتے ہیں۔ جس کو دیکھ کر ہر حقیقی مسلمان کی سر ندامت سے جھک جانا چاہیئے۔

ربوہ میں "یوم پاکستان" کی تقریب اور اس کا پروگرام

باشندگان ربوہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں یوم پاکستان کی مبارک تقریب حسب ذیل پروگرام کے مطابق منائی جائے گی۔

۱۔ سرکاری اور غیر سرکاری عمارات پر پرچم پاکستان لہرایا جائیگا

۲۔ ٹاؤن کمیٹی کے زیر اہتمام ورزشی مقابلے ہوں گے: اور اچھے کھیل کا مظاہرہ کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

۳۔ تمام مساجد میں پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کی جائے گی۔

۴۔ رات کو سرکاری اور غیر سرکاری عمارات پر چراغاں کیا جائے گا۔ گولبازار اور غلہ منڈی کی دکانوں میں سے جو دکان مقابلۂ چراغاں وغیرہ میں اول آئے گی۔ انعام کی مستحق ہوگی۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ہاسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خاص تقریب کا انعقاد

طلباء جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس اور تقسیم انعامات

ربوہ — مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ ۵ بجے شام ہاسٹل تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک خاص تقریب کا انعقاد عمل میں آیا جس میں طلبۂ جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کرنے کے علاوہ ہاسٹل کی سالانہ کھیلوں انڈور گیمز اور دینی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے ادا فرمائے۔

تقریب شروع ہونے سے قبل مکرم چوہدری فضل احمد صاحب اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں ہاسٹل کے کمروں اور ہاسٹل میں مقیم طلباء کی نشستوں کا معائنہ کر کے بہترین کمرہ اور بہترین نشست کے انعامات کا فیصلہ فرمایا۔

بعد ازاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو لطف اللہ جماعت ششم نے کی بعدہٗ خلیل احمد عمر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد افتخار احمد ماہرہ جماعت نہم نے بورڈروں کی طرف سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے والے ساتھیوں کو الوداعی ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محمود احمد ملک جماعت دہم نے بورڈروں کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سپرنٹنڈنٹ ہاسٹل نے گیمز اور دینی مقابلہ جات کے متعلق مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد آپ نے طلباء کو بعض قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا ازاں بعد دعوت طعام ہوئی جس میں بورڈران ان کے ٹیوٹر صاحبان اور مہمان شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر صاحب صدر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب تقریباً دو ماہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی بیماری کی وجہ سے سخت پریشانی ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(بشارت احمد ہیچر ہائی سکول ربوہ)

۲۔ میرے بھانجے عزیز مرزا سلطان بیگ صاحب ٹانگہ افریقہ کو ایک ماہ سے سینہ میں درد کی شکایت ہے۔ ۱۳ مارچ کو انہیں ٹانگہ افریقہ کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کا بڑا لڑکا بھی بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت و عمر درازی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(مرزا عبد الحمید دفتر بیت المال ربوہ)

السید محمود عبد اللہ الشبوطی کا عزم عدن

اور احباب سے درخواست دعا

عزیزم السید محمود عبد اللہ الشبوطی مع اہل وعیال ۱۳ نومبر ۱۹۶۲ء کو رخصت پر عدن سے ربوہ آئے تھے مرکز سلسلہ میں چار ماہ قیام کرنے کے بعد مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو عدن واپس جانے کے لئے ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو انہیں بخیریت اپنی منزل مقصود پر واپس پہنچائے اور خدمت سلسلہ کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

سید بشیر احمد مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷